سوال

کون کر(216) سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حج بدل کرنے والے کے لیے کیا ضروری ہے کہ اس نے پہلے حج کیا ہوا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ے جو کسی جسمانی عذر کی وجہ سے حج نہ کر سکتے ہوں وہ دوسرے شخص سے حج بدل کرواسکتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص انتہائی ضعیف ہے، وہ ضعف کی وجہ سے خود حج نہیں کر سکتا تو اس کی طرف سے حج بدل کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سوال کیا:

لی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی طرف سے فریضہ حج، جو اُس کے بندوں پر ہے، اس نے میرے بوڑھے باپ کو بھی پا لیا ہے لیکن ان میں اتنی سکت نہیں کہ وہ سواری پر بھی بیٹھ سکیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا:

(نعم) (بخاری، جزاء الصید، الحج عمن لا یستطیع الثبوت علی الراحلة، ح: 1854)

''ہاں۔''

ج بدل کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اس نے پہلے اپنا فرض حج ادا کر لیا ہو۔ کیونکہ جب وہ وہاں پہنچے گا تو اس پر حج فرض ہو جائے گا، لہذا وہ اپنے اوپر عائد ہونے والے فرض کی ادائیگی کر لے گا تو پھر دوسرے کی طرف سے حج کر سکتا ہے۔ اور ایک سال میں ایک حج ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن عبا

تہ؟)

رمہ کون ہے؟''

س نے کہا: شبرمہ میرا بھائی یا عزیز ہے۔

پ نے اس سے دریافت کیا:

فسک؟)

نے کبھی اپنا حج ادا کیا ہے؟''

س نے کہا: نہیں۔

پ نے فرمایا:

(حج عن نفسک ثم حج عن شبرمة) (ابوداود، المناسک، الرجل یحج عن غیرہ، ح: 1811)

و پھر (آئندہ سال) شبرمہ کی طرف سے ادا کر لینا۔''

لہذا حج بدل کے لیے ایسے شخص کو متعین کرنا چاہیے جو خود فرض حج پہلے ادا کر چکا ہو۔ کسی ایسے شخص سے حج بدل کروانا بہتر ہے جو حج کرنے کا بہت زیادہ مشتاق ہوا۔

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

حج بیت اللہ کے احکام و مسائل، صفحہ: 493

محدث فتویٰ